

رسالہ نمبر: 124







مُردے کے صدمے

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال
مُحَمَّد الیاس عطّارؔ قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مُردے کے صَدمے

شاید نَفْس رُکاوٹ ڈالے مگر آپ یہ رسالہ (37 صَفْحات)
پڑھ کر اپنی آخِرت کا بَھلا کیجئے۔

پھوڑے کا آپریشن

آفتابِ شریعت وطریقت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ مولانا حامد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بَہُت بڑے عالِمِ عُلومِ اسلام، عاشِقِ شاہِ اَنام، جاں نثارِ صَحابۂ کرام، مُحِبِّ اولیائے کرام اور عاشِقِ دُرُود وسلام تھے۔ جب بھی علمی وتدریسی اوقات سے فرصت پاتے ذِکرو دُرُود میں مشغول ہو جاتے۔ آپ کے جسمِ اقدس پر پھوڑا ہو گیا تھا جس کا آپریشن ناگُزِیر تھا۔ ڈاکٹر نے بے ہوشی کا اِنجکشن لگانا چاہا تو مَنْع فرما دیا، آپ **دُرُود وسلام کے وِرْد میں مشغول ہو گئے، عالَمِ ہوش وحَواس میں دو تین گھنٹے تک آپریشن ہوتا رہا، دُرُود شریف کی بَرَکت سے کسی قسم کی تکلیف کا آپ نے**

یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع (سندھ) یکم محرم الحرام ۱۴۲۵ھ بروز اتوار (20، 21، 22 فروری 2004ء صحرائے مدینہ باب المدینہ کراچی) میں فرمایا تھا۔ ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔
۔مجلسِ مکتبۃُ المدینہ

اِظہار نہ ہونے دیا! (تذکرۂ مشائخِ قادِریہ رضویہ ص ٤٨٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قَبْر پر مِٹّی ڈالنے والے کی مغفِرت ہوگئی

ایک شخص کو انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: میرے اعمال تولے گئے، گناہوں کا وَزْن بڑھ گیا، پھر ایک تَھیلی میری نیکیوں کے پلڑے میں ڈالی گئی جس سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگیا اور میری بَخشِش ہوگئی۔ جب اُس تَھیلی کو کھولا گیا تو اُس میں وہ مِٹّی تھی جو میں نے ایک مسلمان کی تدفین کے وَقْت اُس کی قَبْر پر ڈالی تھی۔ (مِرقاۃُ المَفاتِیح ج ٤ ص ١٨٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کسی نے سچ کہا ہے:

رَحمتِ حق "بہا" نہ مے جُوید
رَحمتِ حق "بہانہ" مے جُوید

(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت قیمت نہیں، بہانہ تلاش کرتی ہے)

قَبْر پر مِٹّی ڈالنے کا طریقہ

مسلمان کی قَبْر پر مِٹّی ڈالنا مُستَحَب ہے، اُس کا طریقہ بھی مُلاحَظہ فرمالیجئے، قَبْر کے سِرہانے کی طرف

سے دونوں ہاتھ سے مِٹّی اُٹھا اُٹھا کر تین مرتبہ ڈالئے، پہلی بار ڈالتے وَقت کہئے: مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ[1] دوسری بار: وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ[2] تیسری بار کہئے: وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى[3] اب باقی مِٹّی پھاوڑے وغیرہ سے ڈال دی جائے۔

قَبْر کی حاضِری پر گِریہ وزاری

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُ نا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی کی قَبْر پر تشریف لاتے تو اس قَدَر آنسو بہاتے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی داڑھی مبارَک تَر ہو جاتی۔ عرض کی گئی: "جنّت و دوزخ کا تذکرہ کرتے وَقت آپ نہیں روتے مگر قَبْر پر بہُت روتے ہیں اِس کی وجہ کیا ہے؟" فرمایا: میں نے نبیِّ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سے سنا ہے: آخِرت کی سب سے پہلی منزِل قَبْر ہے، اگر قَبْر والے نے اِس سے نَجات پائی تو بعد کا مُعاملہ اس سے آسان ہے اور اگر اس سے نَجات نہ پائی تو بعد کا مُعاملہ زِیادہ سَخْت ہے۔ (اِبن ماجہ ج۴ ص۵۰۰ حدیث ۴۲۶۷)

خوفِ عثمانی

اللہ! اللہ! ذُوالنُّورَین، جامعُ القران حضرتِ سیِّدُ نا عُثمان ابنِ عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خوفِ خدائے رحمٰن عزَّوَجلَّ! ان کا لقب اِس لئے ذُوالنُّورَین تھا کہ ان کے نِکاح میں

ترجمۂ کنزالایمان: [1] ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا۔ [2] اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے۔ [3] اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔ (پ۱۶، طٰہٰ:۵۵)

رَحمتِ کونَین، صاحِبِ قابَ قوسین، نانائے حَسَنَین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی یکے بعد دیگرے دو شہزادیاں تھیں، انہیں دُنیا ہی میں **قَطْعی جنّتی** ہونے کی بِشارت مل چکی تھی اور ان سے معصوم فِرشتے **حیا** کرتے تھے۔ اس کے باوُجود قَبْر کی ہولناکیوں اور اندھیریوں کے بارے میں بے انتہا خوفزدہ رہا کرتے تھے، **خوفِ خدا** عزَّوَجَلَّ کے غَلَبہ کے موقع پر ایک بار ارشاد فرمایا: ''اگر مجھے جنّت و جہنّم کے درمیان لایا جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ ان دونوں میں سے کس میں جاؤں گا تو میں وَہیں **راکھ** ہو جانا پسند کروں۔''

(حِلْیَۃُ الْاَوْلِیاء ج ۱ ص ۹۹ حدیث ۱۸۳ مُلَخَّصاً)

کاش میری ماں ہی مجھے نہ جنتی

افسوس! صد کروڑ افسوس! ہمارے دلوں پر گناہوں کی تَہیں جَم چکی ہیں، حالانکہ یقینی طور پر معلوم ہے کہ موت آکر رہے گی، عین ممکن ہے آج ہی آجائے اور ہم قَبْر میں اُتار دیئے جائیں، یہ بھی جانتے ہیں کہ رات کو بجلی فیل ہو جائے تو دل گھبراتا اور اندھیرا کاٹ کھاتا ہے، اس کے باوُجود قَبْر کے ہولناک اندھیرے کا کوئی اِحساس نہیں۔ امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا **عُمَر فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہ قَطعی جنّتی ہونے کے باوُجود **خوفِ خداوندی** عزَّوَجَلَّ سے لَرزاں و تَرساں رہا کرتے تھے۔ ایک بار غلبۂ خوف کے وقت آپ نے تنکا ہاتھ میں لے کر فرمایا: کاش! میں یہ تِنکا ہوتا، کبھی کہا: کاش! مجھے پیدا ہی نہ کیا جاتا، کبھی کہتے: **کاش! میری ماں ہی مجھے نہ جنتی۔** (اِحیاءُ العُلوم ج ٤ ص ٢٢٦ مُلَخَّصاً)

کاشکے نہ دنیا میں پیدا میں ہوا ہوتا　　قَبْر و حَشْر کا سب غم خَتْم ہوگیا ہوتا
گلشنِ مدینہ کا کاش! ہوتا میں سبزہ　　یا میں بن کے اِک تنکا ہی وہاں پڑا ہوتا
آہ! سَلْبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے
کاشکے مِری ماں نے ہی نہیں جنا ہوتا

دُنیوی چیزوں کا صدمہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس! ہم صدموں سے بھرپور موت کی تیاری سے یکسر غافِل ہیں۔ یادرکھئے! ہر وہ چیز جس سے زندگی میں آدمی کو مَحْض دُنیوی مَحَبّت ہوتی ہے مرنے کے بعد اُس کی یاد تڑپاتی ہے اور یہ **صدمہ** مُردے کیلئے ناقابلِ برداشت ہوتا ہے، اِس بات کو یوں سمجھنے کی کوشش کیجئے کہ جب کسی کا پھول جیسا اِکلوتا بچّہ گُم ہوجائے تو وہ کس قَدَر پریشان ہوتا ہے اور اگر ساتھ ہی اُس کا کاروبار وغیرہ بھی تباہ ہوجائے تو اُس کے صدمے کا کیا عالَم ہوگا! نیز اگر وہ افسر بھی ہو اور مصیبت بالائے مصیبت اُس کا وہ عہدہ بھی جاتا رہے تو اُس پر جو کچھ صدمے کے پہاڑ ٹوٹیں گے اس کو وُہی سمجھے گا، لہٰذا اُس کو والِدَین، بیوی بچّوں، بھائی بہنوں، اور دوستوں کا فِراق نیز گاڑی، لباس، مکان، دکان، فیکٹری، عمدہ پلنگ، فرنیچر، کھانے پینے کی چیزوں کا ذخیرہ، خون پسینے کی کمائی، عُہدہ وغیرہ ہر ہر وہ **چیز جس سے اُسے مَحْض دنیا کیلئے مَحَبّت تھی اُس کی جدائی کا صدمہ** ہوتا ہے اور جو جتنا زِیادہ لذّتِ نَفْس کی خاطر راحتوں میں زندگی گزارتا ہے مرنے کے بعد اُن آسائشوں کے چھوٹنے کا صدمہ بھی اُتنا ہی زیادہ ہوگا، جس کے پاس مال و دولت کم ہو اُس کو اُس کے چُھوٹنے کا غم

بھی کم اور جس کے پاس زِیادہ ہو اُس کو چھوٹنے کا غم بھی زیادہ۔ یاد رہے! یہ کم یا زیادہ غم اِسی صورت میں ہوگا جبکہ اُس نے اس مال و دولت سے دُنیوی مَحبّت کی ہوگی۔ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ''یہ اِنکشاف جان نکلتے ہی تدفین سے پہلے ہو جاتا ہے اور وہ فانی دنیا کی جن جن نعمتوں پر مطمئن تھا اُن کی جُدائی کی آگ اُس کے اندر شُعلہ زن ہوتی ہے۔'' (اِحْیَاءُ الْعُلُوْم ج ٥ ص ٢٤٨)

مومِن کی قَبْر 70 ہاتھ کشادہ کی جاتی ھے

جس مسلمان نے صِرْف حسبِ ضَرورت دنیا کی چیزوں پر اِکتِفا کیا وہ ہلکا پُھلکا ہوتا ہے، موت اُس کے لئے وِصالِ محبوب کا پیام لاتی ہے، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے ہوتے ہیں، جنہوں نے دنیا کے مال و اَسباب سے دل نہیں لگایا ہوتا انہیں مال چُھوٹنے کا صدمہ بھی نہیں ہوتا اور قبْر میں اُن کے خوب مزے ہوتے ہیں جیسا کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ نور بار ہے: ''مومِن اپنی قبْر میں ایک سر سبز باغ میں ہوتا ہے اور اس کی قبر 70 ہاتھ کشادہ کی جاتی ہے اور اُس کی قَبْر چودھویں کے چاند کی طرح روشن کر دی جاتی ہے۔'' (مسند ابی یعلیٰ ج ٥ ص ٥٠٨ حدیث ٦٦١٣)

قابلِ رَشْک کون؟

حضرتِ سیِّدُنا مَسْرُوق رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: مجھے کسی پر اِس قدر رشک نہیں آتا جس قدر قبْر میں جانے والے اُس مومِن پر رشک آتا ہے جو دنیا کی مشقّت سے

راحت پا گیا اور عذاب سے محفوظ رہا۔ (اِحیاءُ العُلُوم ج۵ ص۲۴۹)

کیا حال ہو گا!

حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن یَسار رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: نبیِّ اکرم، نورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے امیرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: اے عُمر! جب آپ کا اِنتِقال ہو گا تو کیا حال ہو گا! آپ کی قوم آپ کو لے جائے گی اور آپ کے لئے تین گز لمبی اور ڈیڑھ گز چوڑی قَبْر تیّار کریں گے، پھر واپَس آ کر آپ کو غُسل دیں گے اور کفن پہنائیں گے اور پھر خوشبو لگا کر آپ کو اُٹھائیں گے حتّٰی کہ آپ کو قَبْر میں رکھ دیں گے پھر آپ (کی قبر) پر مِٹّی برابر کر دیں گے اور آپ کو دَفْن کر دیں گے اور جب وہ واپَس لوٹیں گے تو آپ کے پاس امتحان لینے والے دو فِرِشتے مُنکَر وَنکیر آئیں گے، ان کی آواز بجلی کی کڑک جیسی اور ان کی آنکھیں اُچکنے والی بجلی کی طرح ہوں گی وہ اپنے بالوں کو گھسیٹتے ہوئے آئیں گے اور اپنے دانتوں سے قَبْر کو کھود کر آپکو جھنجھوڑ دیں گے۔ اے عُمَر! اُس وَقْت کیا کیفیَّت ہو گی؟ حضرتِ عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: کیا اُس وَقْت میری عَقْل آج کی طرح میرے ساتھ ہو گی؟ فرمایا: ''ہاں۔'' عرض کی: پھر اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں ان کو کافی ہوں گا۔ (اِتحافُ السّادۃ للزّبیدی ج۱۴ ص۳۶۲)

میِّت کی عَقْل سلامت رہتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ

اللّٰہِ الوالی یہ حدیثِ پاک نَقْل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: موت کی وجہ سے **عَقْل** میں کوئی تبدیلی نہیں آتی صِرْف بدن اور اَعضاء میں تبدیلی آتی ہے لہٰذا مُردہ اُسی طرح عَقْلمند، سمجھدار اور تکالیف ولذّات کو جاننے والا ہوتا ہے، عَقْل باطِنی شے ہے اور نظر نہیں آتی۔ انسان کا جسم اگرچِہ گل سڑ کر بکھر جائے **پھر بھی عَقْل سلامت رہتی ہے۔**

(اِحیَاءُ الْعُلُوْم ج۵ص۲۵۸ ملخّصاً)

تشویش.....تشویش.....تشویش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تشویش، تشویش اور سخت تشویش خوف، خوف اور سخت ترین خوف کا مُعامَلہ ہے، جانور کی تو مرتے ہی قوّتِ مَحسُوسہ خَتْم ہو جاتی ہے مگر انسان کی عَقْل اور محسوس کرنے کی طاقت جُوں کی تُوں باقی رَہتی بلکہ دیکھنے اور سُننے کی قوّت کئی گُنا بڑھ جاتی ہے۔ ہائے! ہائے! اگر ہماری بد اعمالیوں کے سبب **اللہ** تبارَکَ وَ تَعَالٰی ہم سے ناراض ہو گیا تو ہمارا کیا بنے گا! **ذرا سوچو تو سہی! اگر ہمیں خوبصورت اور آسائشوں سے بھرپور کوٹھی میں تنہا قید کر دیا جائے تب بھی گھبرا جائیں!** اور ہم میں سے شاید کوئی بھی قبرِستان میں تو اکیلا ایک رات گزارنے کی جِسارت نہ کر سکے! آہ! اُس وَقْت کیا ہوگا جب مَنوں مِٹّی تلے ہمیں اکیلا چھوڑ کر ہمارے اَحباب پلٹ جائیں گے، جِسْم اگرچِہ ساکِن ہوگا مگر عَقْل سلامت ہوگی، لوگوں کو جاتا دیکھ رہے ہوں گے، ان کے قدموں کی چاپ سن رہے ہوں گے، مَنوں مِٹّی تلے دبے پڑے ہوں گے، آہ! آہ! آہ! بے نمازیوں،

ماہِ رَمَضان کے روزے بِلا عُذْرِ شرعی نہ رکھنے والوں، زکوٰۃ دینے سے کترانے والوں، فلمیں ڈِرامے دیکھنے والوں، گانے باجے سننے والوں، ماں باپ کو ستانے والوں، مسلمانوں کی بلا اجازتِ شَرْعی دل آزاریاں کرنے والوں، چوریاں ڈکیتیاں کرنے والوں، لوگوں کو دھمکی آمیز چِٹّھیاں بھیج کر رقموں کا مطالبہ کرنے والوں، جیب کتروں، لوگوں کی زمینیں دبا لینے والوں، بے بس ہاریوں کا خون چوسنے والوں، اِقتِدار کے نشے میں بدمست ہو کر ظُلْم وستم کی آندھیاں چلانے والوں، اپنی صحّت ودولت کے نشے میں بدمست ہو کر گناہوں کا بازار گرم کرنے والوں کو ہوسکتا ہے اِس ظاہِری زندگی میں کوئی قَبْر میں بند نہ کر سکے تاہَم عنقریب یعنی چند سال، چند ماہ، چند دن بلکہ عین ممکن ہے چند گھنٹوں کے بعد موت آ سنبھالے اور ان کو قَبْر میں اکیلا بند کر دیا جائے! حضرتِ سیِّدُنا بُکْر عابِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ اپنی ماں سے کہتے ہیں: ''پیاری ماں! کیا ہی اچّھا ہوتا کہ آپ میرے حق میں بانجھ (یعنی بے اولاد) ہوتیں۔ آہ! اب تو میں پیدا ہو ہی گیا ہوں تو سن لیجئے کہ آپ کے بیٹے کو طویل عرصہ قَبْر میں بند رَہنا پڑے گا اور پھر وہاں سے نکلنے کے بعد میدانِ مَحْشر کی طرف کُوچ کرنا ہوگا۔'' (اِحیاءُ العُلُوم ج ۵ ص ۲۳۸)

گناہ سے بچنے کا ایک نُسخہ

ہائے! ہائے! مرنے کے بعد کیسی بے کسی ہوگی! کس قدر بے بَسی ہوگی! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ اپنی اِصلاح چاہتے ہیں تو گناہ کرنے کو جب جی چاہے اُس وَقْت یہ نُسخہ استِعمال کیجئے یعنی یہ سوچنے کی عادت ڈالئے کہ یقینی موت جو کہ آج بھی

آسکتی ہے اور مرنے کے بعد مجھے گھپ اندھیری اور مختصر سی قَبْر میں اُتار کر بند کر دیا جائے گا، میں اگرچِہ بظاہر ہل بھی نہیں سکوں گا مگر سب کچھ سمجھ میں آرہا ہوگا! ہائے! اُس وَقْت مجھ پر کیا گزر رہی ہوگی! میرے بچّوں اور جگری دوستوں کو یہ معلوم ہونے کے باوُجود کہ مجھے سب کچھ نظر آرہا ہے پھر بھی اکیلا چھوڑ کر سارے ہی مجھے پیٹھ دیکر چل پڑیں گے، ہائے! ہائے! میری نافرمانیاں! اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوگیا تو میرا کیا بنے گا! حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطِی شافِعی رضی اللہ تعالٰی عنہ شَرْحُ الصُّدور میں نَقْل کرتے ہیں:

قَبْر کی ڈانٹ

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عُبَید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب مُردے کے ساتھ آنے والے لَوٹ کر چلتے ہیں تو مُردہ بیٹھ کر ان کے قدموں کی آواز سنتا ہے اور قَبْر سے پہلے کوئی اُس کے ساتھ ہم کلام نہیں ہوتا، قَبْر کہتی ہے: کہ اے آدمی! کیا تُو نے میرے حالات نہ سُنے تھے؟ کیا میری تنگی، بدبو، ہولناکی اور کیڑوں سے تجھے نہیں ڈرایا گیا تھا؟ اگر ایسا تھا تو پھر تُو نے کیا تیاری کی؟ (شَرْحُ الصُّدُور ص ۱۱۴)

بھاگ نہیں سکتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سوچئے تو سہی اُس وَقْت جبکہ قَبْر میں تنہا رہ گئے ہوں گے، گھبراہٹ طاری ہوگی، نہ کہیں جاسکتے ہوں گے نہ کسی کو بُلا سکتے ہوں گے اور بھاگ نکلنے کی بھی کوئی صورت نہ ہوگی۔ اُس وَقْت قَبْر کی کلیجہ پھاڑ پکار سُن کر کیا گزرے گی! قَبْر

میں نَمازوں اور سنّتوں پر عمل کرنے والوں کیلئے راحتیں جبکہ بے نَمازیوں، اور غیر شَرْعی فیشن کرنے والوں کیلئے آفتیں ہی آفتیں ہوں گی، چُنانچِہ حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطِی شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں:

فرماں بردار پر رَحْمت

حضرتِ سیِّدُنا عُبید بن عُمیر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، قَبْر مُردے سے کہتی ہے کہ: اگر تُو اپنی زندگی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانبردار تھا تو آج میں تجھ پر رَحْمت کروں گی اور اگر تُو اپنی زندگی میں اللہ تَعَالٰی کا نافرمان تھا تو میں تیرے لئے عذاب ہوں، میں وہ گھر ہوں کہ جو مجھ میں نیک اور اطاعت گزار ہو کر داخِل ہوا وہ مجھ سے خوش ہو کر نکلے گا اور جو نافرمان و گنہگار تھا، وہ مجھ سے تباہ حال ہو کر نکلے گا۔ (شَرْحُ الصُّدُور ص ۱۱۴، اھوال القبور لابن رجب ص ۲۷)

سب سے ہولناک منظر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! قَبْر کا اندرونی مُعامَلہ انتہائی تشویش ناک ہے، کوئی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہوگا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: قَبْر کا منظر سب مناظِر سے زِیادہ ہولناک ہے۔ (تِرمذی ج ۴ ص ۱۳۸ حدیث ۲۳۱۵)

محبوبِ باری کی اشکباری

ہمارے بخشے بخشائے آقا، ہمیں بخشوانے والے میٹھے میٹھے مکی مدنی مصطَفٰے، شافِعِ یومِ جزا

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا قَبْر کے تعلُّق سے خوفِ خدا مُلاحَظہ ہو۔ چُنانچہ حضرت سیِّدُنا بَراء بن عازِب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، ہم سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک تھے تو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم قَبْر کے کنارے پر بیٹھے اور اتنا روئے کہ مِٹّی بھیگ گئی۔ پھر فرمایا: ''اِس کے لئے تیّاری کرو۔'' (اِبن ماجہ ج ٤ ص ٤٦٦ حدیث ٤١٩٥)

قَبْر کا پیٹ

حضرتِ سیِّدُنا حسن بن صالح رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ جب قبرِستان سے گزرتے تو فرماتے: اے قبرو! تمہارا ظاہر توبَہُت اچّھا ہے لیکن مصیبت تمہارے پیٹ میں ہے۔

(اِحیاءُ العُلُوم ج ٥ ص ٢٣٨)

ھائے موت

حضرتِ سیِّدُنا عطاء سُلَمی رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ جب رات ہوتی تو قبرِستان کی طرف نکل جاتے اور فرماتے: اے اہلِ قُبور! تم مرگئے ہائے موت! تم نے اپنے عمل دیکھے ہائے رے عمل! پھر فرماتے: ہائے! ہائے! کل ''عطا'' بھی قَبْر میں ہوگا، ہائے! کل عطا بھی قَبْر میں ہوگا۔ اسی طرح روتے دھوتے ساری رات گزار دیتے۔ (ایضاً)

اندھیری قبر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر
کروں گا کیا جو تو ناراض ہو گیا یارب!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دفنانے والوں کو مُردہ دیکھتا ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! گناہوں بھری زندگی گزار کر مرنے والے کیلئے کس قدر دردناک معاملہ ہوگا اور جب قَبْر میں وہ سب کچھ دیکھ، سُن اور سمجھ رہا ہوگا اس وَقْت اُس پر کیا گزر رہی ہوگی! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ،دانائے غُیُوب ، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عبرت نشان ہے: مُردے کو اِس بات کی پہچان ہوتی ہے کہ اُسے کون غُسل دے رہا ہے اور کون اس کو اُٹھا رہا ہے نیز اسے قَبْر میں کون اُتارتا ہے۔ (مُسنَد اِمام اَحمَد بن حنبل ج ٤ ص٨ حدیث ١٠٩٩٧)

بے کسی کا دن

آہ! آہ! آہ! جب قَبْر میں اُتارا جارہا ہوگا اُس وَقْت کیا بیت رہی ہوگی! حضرتِ سیِّدُنا ابوذر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اپنی **بے کسی کا دن** نہ بتاؤں؟ یہ وہ دن ہے جب مجھے قَبْر میں تنہا اُتار دیا جائے گا۔ (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ٥ ص ٢٣٧)

گو پیشِ نظر قبر کا پُر ہَول گڑھا ہے　　افسوس مگر پھر بھی یہ غفلت نہیں جاتی

پڑوسی مُردوں کی پُکار

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رَحمَۃُ اللہِ الوالی نَقْل فرماتے ہیں: جب (گناہ گار) مُردے کو قَبْر میں رکھ دیتے ہیں اور اُس پر عذاب کا سلسلہ شُروع ہوجاتا ہے تو اسکے پڑوسی مُردے اُس سے کہتے ہیں: ''اے اپنے پڑوسیوں اور

بھائیوں کے بعد دنیا میں رَہنے والے! کیا تیرے لئے ہمارے مُعامَلے میں کوئی عبرت نہ تھی؟ کیا ہمارے تجھ سے پہلے (دنیا سے) چلے جانے میں تیرے لئے غور و فکر کا کوئی مقام نہ تھا؟ کیا تو نے ہمارے سلسلۂ اعمال کا خَتْم ہونا نہ دیکھا؟ تجھے تو مُہلَت تھی تو نے وہ نیکیاں کیوں نہ کرلیں جو تیرے بھائی نہ کر سکے۔" زمین کا گوشہ اسے پکار کر کہتا ہے: "اے دنیائے ظاہر سے دھوکا کھانے والے! تجھے ان سے عبرت کیوں نہ ہوئی جو تجھ سے پہلے یہاں آچکے تھے اور انہیں بھی دنیا نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔" (اِحیاءُ العُلوم ج ۵ ص ۲۰۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حقیقت یہ ہے کہ ہر مرنے والا مرتے ہی گویا یہ پیغام دیتا چلا جاتا ہے کہ جس طرح میں مَر گیا ہوں آپ کو بھی مرنا پڑ جائیگا، جس طرح مجھے مَنوں مٹّی تلے دَفْن کیا جانے والا ہے اسی طرح تمہیں بھی دَفْن کیا جائے گا۔ ؎

جنازہ آگے بڑھ کے کہہ رہا ہے اے جہاں والو!
مِرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنُما میں ہوں

میرے بال بچّے کہاں ہیں!

حضرت سیِّدُ نا عَطاء بن یَسار علیہِ رَحمَۃُ اللہِ الغفّار سے روایت ہے: جب میّت کو قَبْر میں رکھا جاتا ہے تو سب سے پہلے اس کا **عمل** آکر اس کی بائیں ران کو حَرَکت دیتا اور کہتا ہے: میں تیرا **عمل** ہوں۔ وہ مُردہ پوچھتا ہے: **میرے بال بچّے کہاں ہیں؟** میری نعمتیں، میری دَولتیں کہاں ہیں؟ تو **عمل** کہتا ہے: یہ سب تیرے پیچھے رَہ گئے اور میرے سوا تیری قَبْر میں کوئی

نہیں آیا۔ (شَرحُ الصُّدُور ص ۱۱۱)

ساتھ جگری یار بھی نہ آئیگا   تو اکیلا قبر میں رہ جائیگا

مال، دنیا کا یہیں رہ جائیگا   ہر عمل اچّھا بُرا ساتھ آئیگا

مالِ دنیا دو جہاں میں ہے وبال

کام آئیگا نہ پیشِ ذُوالجلال

جنّت کا باغ یا جہنّم کا گڑھا!

اللہ عزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''قَبْر یا تو جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنّم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔'' (تِرمذی ج ٤ ص ۲۰۸ حدیث ۲٤٦۸)

حضرتِ سیِّدُنا سُفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: جو شخص قَبْر کا ذِکْر زیادہ کرے وہ اسے جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ پاتا ہے اور جو اس کی یاد سے غافل ہوتا ہے، وہ اسے جہنّم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا پاتا ہے۔ (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ۵ ص ۲۳۸)

بے شُمار لوگ مغموم ہیں

حضرتِ سیِّدُنا ثابِت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی فرماتے ہیں: میں قبرِستان میں داخِل ہوا جب وہاں سے نکلنے لگا تو بلند آواز سے کسی نے کہا: اے ثابِت! ان قبر والوں کی خاموشی سے دھوکہ نہ کھانا ان میں بے شُمار لوگ مغموم ہیں۔ (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ۵ ص ۲۳۸)

عارِضی قَبْر

حضرتِ سیِّدُنا رَبیع بن خُثَیم علَیہِ رَحمۃُ اللہِ الکَرِیم نے اپنے گھر میں ایک قَبْر کھود رکھی تھی۔ جب کبھی اپنے دل میں کچھ سختی پاتے تو اُس کے اندر لیٹ جاتے اور جتنی دیر اللہ تعالٰی چاہتا اُس میں ٹھہرے رہتے۔ پھر پارہ 18 سُوْرَۃُ الْمُؤمِنُوْن کی آیت 99 اور 100 کا یہ حصہ بار بار تلاوت کرتے:

رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾ لَعَلِّیْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ ترجمۂ کنز الایمان: اے میرے رب! مجھے واپس پھیر دیجئے شاید اب میں بھلائی کماؤں اُس میں جو چھوڑ آیا ہوں۔

پھر اپنے نَفْس کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر فرماتے: اے رَبیع! اب تجھے واپس لوٹا دیا گیا ہے۔ (ایضاً)

اَہْلِ قُبُور کی صُحبت

حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ قبروں کے پاس بیٹھے تھے، اس سلسلہ میں ان سے پوچھا گیا تو فرمایا: میں ایسے لوگوں کے پاس بیٹھا ہوں جو آخرت کی یاد دلاتے ہیں اور جب اُٹھتا ہوں تو میری غیبت نہیں کرتے۔ (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ۵ ص ۲۳۷)

میں بھی اِنہیں میں سے ہوں

حضرتِ سیِّدُنا جَعفر بن محمد علَیہِ رَحمۃُ الصَّمَد رات قبرِستان تشریف لے جاتے اور فرماتے: اے اَہلِ قُبُور! کیا بات ہے کہ میں پکارتا ہوں لیکن تم جواب نہیں دیتے؟ پھر

فرماتے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ان کو جواب دینے میں کوئی رُکاوٹ ہے، آہ! گویا میں بھی انہیں میں سے ہوں۔ پھر طُلوعِ فَجْر تک نوافل پڑھتے رہتے۔ (ایضاً)

کیڑے رِینگ رہے ہیں

امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک بار اپنے کسی رفیق سے فرمایا: **بھائی!** موت کی یاد نے میری نیند اُڑا دی، میں رات بھر جاگتا رہا اور قَبْر والے کے بارے میں سوچتا رہا، اے بھائی! اگر تم تین دن بعد مُردے کو اس کی قَبْر میں دیکھو تو ایک طویل عرصہ تک زندگی میں اس کے ساتھ رہے ہونے کے باوُجُود تمہیں اُس سے وَحشت ہونے لگے اور اگر تم اس کا گھر یعنی اُس کی قَبْر کا اندرونی حصّہ دیکھو جس میں **کیڑے رینگ** رہے اور بدن کو کھا رہے ہیں، پیپ جاری، سخت بدبُو آ رہی ہے اور کفَن بھی بوسیدہ ہو چکا ہے۔ ہائے! ہائے! غور تو کرو! یہی مُردہ جس وقت زندہ تھا تو خوبصورت تھا، خوشبو بھی اچھی استِعمال کیا کرتا تھا، لباس بھی عمدہ پہنا کرتا تھا۔۔۔۔ راوی کہتے ہیں: اتنا کہنے کے بعد آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ پر رِقّت طاری ہو گئی، ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے۔

(اِحیاءُ الْعُلُوم ج ٥ ص ٢٣٧ مُلَخّصاً)

نَرْم نَرْم بستر اور قَبْر

حضرتِ سیِّدُنا احمد بن حَرْب رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: **زمین** کو اس شخص پر تعجُّب ہوتا ہے جو اپنی خواب گاہ کو دُرُست کرتا اور سونے کے لیے نَرْم نَرْم بستر بچھاتا ہے۔ زمین اُس

سے کہتی ہے: اے ابنِ آدم! تُو میرے اندر طویل عرصہ تک اپنے گلنے سڑنے کو کیوں یاد نہیں کرتا؟ یاد رکھ! میرے اور تیرے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہوگی! (یعنی تجھے زمین پر بغیر گدیلے ہی کے رکھ دیا جائے گا!) (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ۵ ص ۲۳۸)

بَیْل کی طرح چیختے

حضرتِ سیِّدُنا یزید رَقاشی رضی اللہ تعالٰی عنہ موت کو کثرت سے یاد رکھنے والوں میں سے تھے۔ جب قبروں کو دیکھتے تو قَبْر کے اندھیرے اور تنہائی کی وَحْشت وغیرہ کے خوف سے اِس قَدَر بے قرار ہو جاتے کہ آپ کے مُنہ سے بَیل کی طرح چیخوں کی آواز نکلتی۔ (ایضاً ص ۲۳۷)

قَبْر میں ڈرانے والی چیزیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی قَبْر کا مُعامَلہ بے خوف ہونے والا نہیں، آج ہم پر چھپکلی چڑھ جائے، بلکہ کَنکھجورا قریب ہی سے گزر جائے تو شاید بدن پر کپکپی طاری ہو جائے اور مُنہ سے چیخ نکل جائے، ہائے! ہائے! گناہوں کی وجہ سے اگر خدا و مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ناراض ہو گئے تو قَبْر کے تنگ گڑھے میں آ کر کون بچائے گا، کون تسلّی دیگا۔ آہ! آہ! آہ! اے بِلّی کی میاؤں سن کر گھبرا جانے والو سنو! حضرتِ سیِّدُنا علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی "شَرْحُ الصُّدور" میں نَقْل فرماتے ہیں: "جب انسان قَبْر میں داخل ہوتا ہے تو وہ تمام چیزیں اُس کو ڈرانے کیلئے آ جاتی ہیں جن سے وہ دنیا میں ڈرتا تھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے نہ ڈرتا تھا۔" (شَرْحُ الصُّدور ص ۱۱۲)

کر لے توبہ ربّ کی رَحمت ہے بڑی　　　قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

گناہوں کی خوفناک شکلیں

حُجَّۃُ الْاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوالی فرماتے ہیں: اگر تم نورِ بصیرت سے اپنے باطِن کو دیکھو تو وہ طرح طرح کے دَرِندوں کے گھیرے میں ہے، مَثَلاً غصّہ، شَہوَت، کینہ، حسد، تکبُّر، خود پسندی اور ریا کاری وغیرہ۔ اگر تم گناہوں کے نظر نہ آنے والے ان دَرِندوں سے لمحہ بھر کیلئے بھی غافل ہو کر گناہ کرتے ہو تو یہ دَرِندے تمہیں کاٹتے اور نوچتے ہیں۔ اگرچِہ فی الحال تمہیں اِس کی تکلیف محسوس نہیں ہوتی اور وہ تمہیں نظر بھی نہیں آرہے مگر مرنے کے بعد قَبْر میں پَردہ اٹھ جائیگا اور تم ان دَرِندوں کو دیکھ لوگے۔ ہاں ہاں تم اپنی آنکھوں سے دیکھو گے کہ گناہوں نے **بچھوؤں** اور **سانپوں** وغیرہ کی شکلوں میں قَبْر میں تمہیں گھیر رکھا ہے۔ یقین مانو یہ بُری خصلتیں درحقیقت خوفناک دَرِندے ہی ہیں جو اِس وَقْت بھی تمہارے پاس موجود ہیں لیکن ان کی **بھیانک شکلیں** تمہیں قَبْر میں نظر آئیں گی۔ ان دَرِندوں کو اپنی موت سے پہلے ہی مار ڈالو یعنی گُناہ چھوڑ دو، اگر نہیں چھوڑتے تو اچّھی طرح جان لو کہ وہ گناہوں کے دَرِندے اس وَقْت بھی تمہارے دل کو کاٹ اور نوچ رہے ہیں۔ اگرچِہ تمہیں فی الحال تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ۴ ص ۲۳۳ مُلَخَّصاً)

اگر ایمان برباد ہو گیا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سخت غفلت کا دَور، صِرف دُنیوی عُلُوم وفُنُون ہی سیکھنے

پر زور اور خوب دولت کماؤ کا ہر طرف شور ہے۔ عِلْمِ دین حاصِل کرنے، نَمازیں پڑھنے اور سنّتوں پر عمل کرنے کیلئے مسلمان تیار نہیں، چہرہ، لباس، بلکہ تہذیب و تمدُّن سب میں کُفّار کی نقّالی کا ذِہن ہے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہر وَقْت فُضول بک بک اور گناہوں کی کثرت انتہائی تباہ کُن ہے، زِیادہ بولتے چلے جانے سے بَسا اوقات زَبان سے **کُفریات** بھی نکل جاتے ہیں مگر بولنے والے کو اس کا شُعُور نہیں ہوتا، **ایمان کی حفاظت** کا ذِہن بھی اب کم ہی لوگوں کا رہ گیا ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نہ کرے نافرمانیوں کے باعِث اگر ایمان برباد ہو گیا اور کُفر پر خاتمہ ہوا تو والله بِالله تالله سخت بربادی ہوگی۔ جو کُفر پر مرے گا اُس کے عذابِ قبر کی ایک جھلک مُلاحَظہ فرمایئے۔ چُنانچہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نَقْل کرتے ہیں:

اندھا بہرا چوپایہ

حضرتِ محمد بن مُنکَدِر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ قَبْر میں کافِر پر **اندھا اور بہرا چوپایہ** مُسَلَّط کیا جاتا ہے۔ اُس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک **کوڑا** ہوتا ہے۔ وہ اس کوڑے سے کافِر کو قِیامت تک مارتا رہے گا۔ (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ٥ ص ٢٠٩ مُلَخَّصاً)

کاش! وہ شخص میں ہوتا

ہر مسلمان کو ایمان کی حفاظت کی فِکر کرنی چاہئے اِس کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کو اپنا معمول بنایئے تا کہ عاشِقانِ رسول کی اچھی صُحبت مُیَسَّر آئے، عِلْم حاصِل ہو، زَبان کی اِحتِیاط کا جذبہ ملے اور ایمان کی قدر و منزِلت دل میں بڑھے اور دُنیوی

مقاصِد جیسے کہ روزی اور نوکری کے بارے میں دعاؤں کے ساتھ ساتھ خاتمہ بالخیر اور مغفِرت کی دُعائیں کرنے اور کروانے کا بھی ذِہن بنے۔ ہمارے اَسلاف کو بُرے خاتِمے کا بے حد خوف ہوا کرتا ہے چُنانچِہ **حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری** رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ایک شخص جہنَّم سے ایک ہزار سال بعد نکالا جائے گا۔ (پھر فرمایا) **"کاش! وہ شخص میں ہوتا۔"** آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے یہ بات جہنَّم میں ہمیشہ رہنے اور بُرے خاتِمے کے خوف سے فرمائی۔ (اَیضاً ج ٤ ص ۲۳۱)

سہمے سہمے رہنے والے بُزُرگ

ایک رِوایت میں ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ چالیس سال تک نہیں ہنسے۔ راوی کہتے ہیں: میں جب ان کو بیٹھا ہوا دیکھتا تو یوں معلوم ہوتا گویا ایک قَیدی ہیں جسے گردن اُڑانے کے لیے لایا گیا ہو! اور جب گفتگو فرماتے تو انداز یہ ہوتا گویا آخِرت کو آنکھوں سے دیکھ دیکھ کر بتا رہے ہیں اور جب وہ خاموش ہوتے تو ایسا محسوس ہوتا گویا ان کی آنکھوں کے سامنے آگ بھڑک رہی ہے! اِس قدر غمگین وخوفزدہ رَہنے کا جب سبب پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے اِس بات کا خوف ہے کہ اگر اللہ تَعالٰی نے میرے بعض ناپسندیدہ اعمال کو دیکھ کر مجھ پر غَضَب کیا اور فرمادیا کہ جاؤ میں تمہیں نہیں بخشتا تو میرا کیا بنے گا؟ (اَیضاً)

آہ کثرتِ عصیاں، ہائے! خوف دوزخ کا
کاش! اِس جہاں کا میں نہ بَشَر بنا ہوتا

ربّ عَزَّوَجَلَّ راضی ہو گیا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً خوفِ خدا رکھنے والوں کا دَرَجہ بَہُت اونچا ہوتا ہے چُنانچِہ جس رات حضرتِ سیِّدُنا **حسن بصری** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی وفات ہوئی، اُس رات دیکھا گیا کہ گویا آسمان کے دروازے کُھلے ہیں اور ایک مُنادی اعلان کر رہا ہے: سُنو! **حسن بصری** بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں اِس حال میں حاضِر ہوئے ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان سے راضی ہے۔ (اِحیاءُ العُلوم ج٥ ص٢٦٦)

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومنِ صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھے وہ طیِّب و طاہِر گیا (حدائقِ بخشش شریف)

خوش فہمی میں مت رہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو اس خوش فہمی میں ہوتے ہیں کہ میرا **عقیدہ** بَہُت مضبوط ہے، میں خواہ کُفّار اور بد مذہبوں سے دوستی رکھوں، چاہے بدعقیدہ لوگوں کا بیان سُنوں، ان کی کتابیں اور اخبار میں ان کے مضامین پڑھوں خواہ ان کی صُحبت میں رہوں، میرا ایمان کہیں نہیں جاتا! **خدا** عَزَّوَجَلَّ **کی قسم!** ایسے لوگ سَخْت غَلَطی پر ہیں۔ "**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**" میں ہے کہ: **جس نے اپنے نَفْس پر اِعتِماد کیا اُس نے بَہُت بڑے کذّاب پر اِعتِماد کیا اور اگر نَفْس کوئی بات قسم کھا کر کہے تو سب سے بڑا جُھوٹا یِہی ہے۔** (ماخوذ از ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص٢٧٧) دل کے کانوں سے سنئے! کُفّار اور بد مذہبوں کی

نیز میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صَحابہ و اَولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنھم اَجْمَعِیْنَ کے گستاخوں کی دوستی اور ان کی صُحبت میں رَہنا، اُن کو اُستاد بنانا، ان کا بیان سننا وغیرہ سب حرام اور جہنَّم میں لے جانے والے کام ہیں اور اگر ان کی نُحُوست سے ایمان برباد ہوگیا تو قبْر میں گونا گُوں عذابات کا سامنا ہوگا مَثَلاً قِیامت تک ننانوے خوفناک اَژدہے ڈَسیں گے اور جہنَّم میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے رَہنا ہوگا۔ کافِر کی صُحبت کے باعِث ایمان برباد کر بیٹھنے والا بدنصیب مُرتد بروزِ قِیامت حسرت سے خوب واویلا مچائیگا۔ چُنانچِہ پارہ 19، سُوْرَۃُ الْفُرْقَان کی آیت نمبر 28 اور 29 میں ارشاد ہوتا ہے:

يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿۲۸﴾ لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِىْ ؕ

ترجمۂ کنز الایمان: وائے خرابی میری! ہائے!! کسی طرح میں نے فُلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ بے شک اس نے مجھے بہکا دیا میرے پاس آئی ہوئی نصیحت سے۔

ایمان پر خاتِمہ کا وِرْد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں کے سبب بھی ایمان برباد ہوسکتا ہے۔ لہٰذا گناہوں سے بچتے رَہنا چاہئے، ایمان کی حفاظت کی دعا سے غفلت نہیں کرنی چاہئے، جامِعِ شرائط پیر سے بَیْعَت کر کے اُس کی مُستقِل دعاؤں کی پناہ میں آجانا چاہئے۔ نیز ایمان کی حفاظت کے اَوراد بھی کرتے رَہنا چاہئے۔ ''شَجَرۂ قادِریہ رضویہ عطّاریہ'' صَفْحَہ 22 پر ایک وِرْد لکھا ہے: جو روزانہ صُبح (یعنی آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک کے درمیان کسی بھی

وقت) 41 بار یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ لَآاِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ۔ (اوّل آخر تین بار دُرود شریف) پڑھ لیا کرے گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا دل زندہ رہے گا اور ایمان پر خاتمہ ہوگا۔

مسلماں ہے عطّار تیرے کرم سے ہو ایمان پر خاتمہ یاالٰہی

نیند اُڑادی

حضرتِ سیِّدُنا طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ جب رات کو لیٹتے تو اس طرح لوٹ پوٹ ہوتے جس طرح گرم کڑاہی میں دانے اِدھر اُدھر اُچھلتے ہیں! پھر بستر کو لپیٹ دیتے اور قبلہ رُخ ہوجاتے (یعنی نوافل پڑھتے) اور فرماتے جہنَّم کے ذِکْر نے خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ والوں کی نیند اُڑادی۔ صُبح تک اِسی طرح عبادت میں مشغول رہتے۔ (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ٤ ص ۲۳۱)

دیوانہ

حضرتِ سیِّدُنا اُویس قَرَنی علیہ رحمۃُ اللہ الغنی واعظ کے پاس تشریف لاتے اور اُس کے وَعْظ سے روتے، جب جہنَّم کا تذکرہ ہوتا تو چیخیں مارتے ہوئے اُٹھ کر چل پڑتے، لوگ پاگل پاگل کہتے ہوئے آپ کے پیچھے لگ جاتے۔ (ایضاً)

پُلْ صِراط

حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: مومن کا خوف اُس وَقْت تک خَتْم نہیں ہوتا جب تک وہ جہنَّم کے اُوپر بنے ہوئے پُلْ صراط کو عُبُور نہ کرلے۔ (ایضاً)

خواب میں کرمِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ ''بُرے خاتمے کے اسباب'' ہدیّۃً حاصل کر کے پڑھئے، اگر آپ کا دل زِندہ ہوا تو پڑھتے ہوئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ رو پڑیں گے۔ ایک اسلامی بھائی نے غالباً ۱۴۱۹ھ کا اپنا واقِعہ تحریر کیا: میں نے رات کے وَقت رِسالہ ''بُرے خاتِمے کے اَسباب'' پڑھا تو بربادیِ ایمان کے خوف سے ایک دم گھبرا گیا، آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، روتے روتے سو گیا، سویا تو کیا، سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی، بے کسوں کے یاوَر، مدینے کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے خواب میں تشریف لائے، میں نے رورو کر عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے ایمان کو بچالیجئے! حُضُورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نورانی ہاتھوں میں ایک رجسٹر تھا جو مجھ گناہ گار کو عطا کیا اور مُسکرا کر فرمایا: **ایمان پر خاتمہ بھی ملے گا اور سب کچھ ملے گا۔**

سرِ بالیں انہیں رَحمت کی ادا لائی ہے
حال بگڑا ہے تو بیمار کی بن آئی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عذابِ قَبْر سے نَجات کے لئے

جو ہر رات سُورَۃُ الْمُلْك پڑھے گا، وہ عذابِ قَبْر سے بچا رہے گا۔

(مُلَخَّصاً مِنْ شَرحِ الصُّدُورص ۱۴۹)

قَبْر کی روشنی کیلئے

''رَوضُ الرِّیاحِین'' میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا شَقیق بلخی رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، ہم نے پانچ چیزوں کو پانچ میں پایا ﴿۱﴾ گناہوں کے علاج کو نمازِ چاشت میں ﴿۲﴾ قبروں کی روشنی کو تہجُّد میں ﴿۳﴾ مُنکَر نکیر کے جوابات کو تلاوتِ قُرآن میں ﴿۴﴾ پُلْ صِراط پر سے سلامت گزرنے کو روزہ اور صَدَقہ وخیرات میں ﴿۵﴾ حشر میں سایۂ عَرش پانے کو گوشہ نشینی میں۔ (مُلَخَّصاً مِنْ شَرحِ الصُّدُور ص۱۴۶)

قَبْر کے مددگار

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: جب مُردے کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اُس کے نیک اَعمال آکر اُسے گھیر لیتے ہیں۔ اگر عذاب اُس کے سر کی طرف سے آئے تو تِلاوتِ قراٰن اسے روک لیتی ہے اور اگر پاؤں کی طرف سے آئے تو نماز میں قِیام کرنا آڑے آجاتا ہے، اگر ہاتھوں کی طرف سے آئے تو ہاتھ کہتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ ہمیں صَدَقہ دینے اور دعا کیلئے پھیلاتا تھا تم اس تک نہیں پہنچ سکتے، اگر مُنہ کی طرف سے آئے تو ذِکر اور روزہ سامنے آجاتے ہیں اِسی طرح ایک طرف نماز اور صَبْر کھڑے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں، اگر کچھ کسر باقی رہے تو ہم موجود ہیں۔ (اِحیاءُ الْعُلُوم ج۵ص۲۰۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان واولیائے عُظّام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام کی مَحبَّت ونسبت بھی عذابِ قبر سے بچالیتی ہے چُنانچہ شَرحُ الصُّدور کی دوحِکایات مُلاحَظہ ہوں۔

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی)

﴿۱﴾ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دیوانے کی نجات

ایک شخص کو اِنتِقال کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفِرت فرما دی۔ پوچھا: مُنکَر نکیر کے ساتھ کیسی گزری؟ جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے میں نے اُن سے عرض کی: حضرات ابوبکر صِدّیق و عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے وسیلے سے مجھے چھوڑ دیجئے۔ تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: اِس نے بَہُت ہی بُزُرگ ہستیوں کا وسیلہ پیش کیا ہے لہٰذا اس کو چھوڑ دو۔ چُنانچِہ وہ مجھے چھوڑ کر تشریف لے گئے۔

(مُلَخَّصاً مِنْ شَرحِ الصُّدور ص ۱۴۱)

﴿۲﴾ اولیاء رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی کے دیوانے کی نجات

ایک نیک شخص جو حضرتِ سیِّدُنا بایزید بِسطامی رَحمۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ کے خادِم تھے۔ اُن کی وفات ہوگئی، تدفین کے بعد قبر شریف کے پاس موجود بعض افراد نے سُنا وہ مُنکَر نکیر سے کہہ رہے تھے: ''مجھ سے کیوں سُوالات کرتے ہو میں تو بایزید بِسطامی کے خادِموں میں سے ہوں۔'' چُنانچِہ مُنکَر نکیر انہیں چھوڑ کر تشریف لے گئے۔ (ایضاً ص ۱۴۲)

دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کیلئے مَدَنی قافِلوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدَنی اِنْعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر ماہ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے ایمان کی حفاظت

اور سنّتوں پر عمل کا ذِہن بنے گا نیز عذابِ قبر سے نَجات کا سامان ہوگا۔

دو عبرت ناک حِکایات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل بات بات پر لوگ رِشتے داریاں کاٹ کر رکھ دیتے ہیں، لہٰذا آپس میں مَحَبَّت کی فَضا قائم ہونے کی خواہش کی اچّھی نیّت کے ساتھ مزید ثواب کمانے کیلئے رشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کے ضِمن میں 2 حِکایات مُلاحَظہ ہوں۔

﴿۱﴾ حِکایت: حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ **ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی احادیثِ مبارَکہ بیان فرمارہے تھے، اِس دَوران فرمایا: ہر قاطعِ رِحْم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہماری مَحفِل سے اُٹھ جائے۔ ایک نوجوان اُٹھ کر اپنی پھوپھی کے ہاں گیا جس سے اُس کا کئی سال پُرانا جھگڑا تھا، جب دونوں ایک دوسرے سے راضی ہو گئے تو اُس نوجوان سے پھوپھی نے کہا: تم جاکر اس کا سبب پوچھو، آخِر ایسا کیوں ہوا؟ (یعنی سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اعلان کی کیا حکمت ہے؟) نوجوان نے حاضِر ہو کر جب پوچھا تو حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ میں نے **حُضُورِ انور** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے یہ سنا ہے: ”جس قوم میں قاطِعِ رِحْم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہو، اُس (قوم) پر **اللہ** کی رَحمت کا نُزُول نہیں ہوتا۔“ (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر ج ۲ ص ۱۵۳)

﴿۲﴾ حِکایت: ایک حاجی نے کسی دِیانتدار شخص کے پاس مکّۂ مکرَّمہ میں ایک ہزار دینار بطورِ اَمانت رکھوائے۔ مَناسِکِ حج کی ادائیگی کے بعد مکّۂ مکرَّمہ واپَسی پر معلوم

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہوگیا۔ (ابنِ سنی)

ہوا کہ وہ شخص فوت ہو چکا ہے۔ مرحوم کے گھر والوں سے اَمانت کی معلومات کی تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا، ایک ولیُّ اللّٰہ رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی نے حاجی سے فرمایا: آدھی رات کے وَقت بیرِ زَم زَم کے قریب اُس شخص کا نام لے کر پکارو، اگر جنّتی ہوا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جواب دے گا۔ چُنانچِہ وہ گیا اور زمزم شریف کے کُنویں میں آواز دی مگر جواب نہ ملا، اُس نے جب اُس بُزُرگ کو بتایا تو اُنہوں نے "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن" پڑھ کر فرمایا: ڈر ہے کہ وہ شخص جہنَّمی ہو، مُلکِ یَمَن جاؤ، وہاں بَرہوت نام کا ایک کُنواں ہے، آدھی رات کے وَقت اُس میں جھانک کر، اُس آدمی کا نام لے کر پکارو، اگر جہنَّمی ہوا تو جواب دیگا۔ چُنانچِہ اُس نے ایسا ہی کیا، اُس نے جواب دیا۔ تو پوچھا: میری اَمانت کہاں ہے؟ اُس نے کہا: میں نے اپنے گھر کے اندر فُلاں جگہ دَفْن کی ہے جا کر کھود کر حاصِل کرلو۔ پوچھا: تم تو نیکی میں مشہور تھے پھر یہ سزا کیسی؟ اُس نے کہا: میری ایک غریب بہن تھی میں نے اُس کو چھوڑ دیا تھا، اس پر شفقت نہیں کرتا تھا۔ اللہ تعالٰی نے بہن سے قَطعِ تعلُّق کرنے کی مجھے یہ سزا دی ہے۔

(کتاب الکبائر ص۵۳، ۵٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیٹا بیٹی، والِدَین، نانا نانی، دادا دادی، بھائی بہن، خالہ ماموں، چچا پھوپھی وغیرہ رشتے دار ذُوالْاَرْحام کہلاتے ہیں، ان کے ساتھ بلا اجازتِ شَرعی تعلُّقات توڑ ڈالنا قَطعِ رِحْمی کہلاتا ہے۔ قَطعِ رِحْمی حرام اور جہنَّم میں لیجانے والا کام ہے۔

چُنانچِہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ

تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: (رشتے داروں سے) **قَطْعِ تعلُّق کرنے والا جنّت میں نہیں جائے گا**۔ (بُخاری شریف ج ٤ ص ۹۷ حدیث ٥٩٨٤) (ہاں بدعقیدہ رشتے داروں سے تعلّقات نہ رکھے جائیں)

دس فِکْر انگیز فَرامِینِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿۱﴾ تم سب **نگران** ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اُس کے ماتَحْت اَفراد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ (اَلْمُعْجَمُ الصَّغِیر لِلطَّبَرانی ج ۱ ص ۱٦۱)

﴿۲﴾ جو **نگران** اپنے ماتَحتوں سے خِیانت کرے وہ جہنَّم میں جائے گا۔

(مسند امام احمد بن حنبل ج ۷ ص ۲۸٤ حدیث ۲۰۳۱۱)

﴿۳﴾ جس شَخْص کو **اللہ** تَعَالٰی نے کسی رعایا کا **نگران** بنایا پھر اُس نے ان کی خیر خواہی کا خیال نہ رکھا تو وہ جنّت کی خوشبو بھی نہیں پاسکے گا۔ (بُخاری ج ٤ ص ٤٥٦ حدیث ۷۱٥۱)

﴿٤﴾ اِنصاف کرنے والے **قاضی** پر قِیامت کے دن ایک ساعت ایسی آئے گی وہ تمنّا کرے گا کہ کاش! وہ دو آدمیوں کے درمیان ایک کھجور کے بارے میں بھی فیصلہ نہ کرتا۔ (مَجمعُ الزَّوائد ج ٤ ص ۳٤۸ حدیث ٦۹۸٦)

﴿٥﴾ جو شخص دس آدمیوں پر بھی **نگران** ہو قیامت کے دن اُسے اِس طرح لایا جائے گا کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن سے بندھا ہوا ہوگا۔ اب یا تو اس کا عَدْل اسے چھُڑائے گا یا اس کا ظُلْم اسے عذاب میں مبتَلا کرے گا۔ (اَلسّنَنُ الکُبرٰی لِلْبَیھَقی ج ۳ ص ۱۸٤ حدیث ٥۳٤٥)

﴿٦﴾ (دعائے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) اے اللہ! جو شخص میری اُمّت کے کسی مُعامَلے کا **نگران** ہے پس وہ ان پر سختی کرے تو تُو بھی اس پر سختی فرما۔ اور ان سے نرمی برتے تو تُو بھی اس سے نرمی فرما۔ (مُسلم ص ۱۰۱٦ حدیث ۱۸۲۸)

﴿۷﴾ اللہ تَعَالٰی جس کو مسلمانوں کے اُمُور میں سے کسی مُعامَلے کا **نگران** بنائے پس اگر وہ ان کی حاجتوں، مُفلِسی اور فَقْر کے درمیان رُکاوٹ کھڑی کر دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اس کی حاجت، مُفلِسی اور فَقْر کے سامنے رُکاوٹ کھڑی کرے گا۔ (ابو داود ج ۳ ص ۱۸۹ حدیث ۲۹٤۸) (آہ! آہ! آہ! جو ماتحتوں کی حاجتوں کو اِرادۃً پورا نہیں کرتا اللہ تَعَالٰی بھی اس کی حاجتیں پوری نہیں کرے گا)

﴿۸﴾ اللہ تَعَالٰی اُس پر رَحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رَحم نہیں کرتا۔ (بُخاری ج ٤ ص ۵۳۲ حدیث ۷۳۷٦)

﴿۹﴾ ''بے شک تم عنقریب حُکمرانی کی خواہش کرو گے لیکن قِیامت کے دن وہ پشیمانی کا باعِث ہو گی۔'' دوسری روایت میں ہے: ''میں اس اَمْر (یعنی حُکمرانی) پر کسی ایسے شخص کو مقرّر نہیں کرتا جو اس کا سُوال کرے یا اس کی حِرص رکھتا ہو۔'' (بُخاری ج ٤ ص ٤۵٦ حدیث ۷۱٤۸، ۷۱٤۹) (جو وزارت، عہدہ اور نگرانی وغیرہ کیلئے بھاگ دوڑ کرتا اور عُہدے سے مَعزُولی کی صورت میں فَساد کرتا ہے اس کیلئے عبرت ہی عبرت ہے)

﴿۱۰﴾ انصاف کرنے والے نُور کے مِنبروں پر ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے

فیصلوں، گھر والوں اور جن کے **نگران** بنتے ہیں ان کے بارے میں عَدْل سے کام لیتے ہیں۔ (سُنَنِ نَسائی ص ۸۵۱ حدیث ۵۳۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"جنازہ باعِثِ عبرت ہے" کے 15 حُرُوف کی نسبت سے جنازے کے 15 مَدَنی پھول

4 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: (۱) جسے کسی **جنازہ** کی خبر ملے وہ اہلِ میّت کے پاس جا کر ان کی تعزیت کرے **اللہ** تَعَالٰی اس کے لئے ایک قیراط ثواب لکھے، پھر اگر **جنازے** کے ساتھ جائے تو **اللہ** تَعَالٰی دو قیراط اَجر لکھے، پھر اُس پر نماز پڑھے تو تین قیراط، پھر دَفن میں حاضِر ہو تو چار اور ہر قیراط کوہِ اُحُد (یعنی اُحُد پہاڑ) کے برابر ہے (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۹ ص ۴۰۱، عمدۃُ القاری ج ۱ ص ۴۰۰ تحتَ الحدیث ۴۷) (۲) مسلمان کے مسلمان پر چھ حُقُوق ہیں، (ان میں سے ایک یہ ہے کہ) جب فوت ہو

جائے تو اُس کے جنازے میں شریک ہو (مُسلم حدیث ۵(۲۱۶۲) ص ۱۱۹۲ مُلَخَّصاً)

(۳) جب کوئی جنّتی شخص فوت ہو جاتا ہے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ حیا فرماتا ہے کہ اُن لوگوں کو عذاب دے جو اِس کا جنازہ لے کر چلے اور جو اِس کے پیچھے چلے اور جنھوں نے اِس کی نَمازِ جنازہ ادا کی (اَلْفِردوس بمأثور الخطّاب ج ۱ ص ۲۸۲ حدیث ۱۱۰۸) (٤) بندۂ مؤمن کو مرنے کے بعد سب سے پہلی جزا یہ دی جائے گی کہ اس کے تمام شرکائے جنازہ کی بخشش کر دی جائے گی (مُسندُ البزار ج ۱۱ ص ۸٦ حدیث ٤٧٩٦) ❁ حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عَرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جس نے مَحض تیری رِضا کے لئے جنازے کا ساتھ دیا، اُس کی جزا کیا ہے؟ اللہ تعالٰی نے فرمایا: جس دن وہ مرے گا، فِرِشتے اُس کے جنازے کے ہمراہ چلیں گے اور میں اس کی مغفِرت کروں گا (شَرحُ الصُّدُور ص ۹۷) ❁ حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہما کو بعدِ وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا سُلوک فرمایا؟ کہا: ایک کلِمے کی وجہ سے بخش دیا جو حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ جنازہ دیکھ کر کہا کرتے تھے۔ (وہ کلمہ یہ ہے:) سُبْحٰنَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ (یعنی وہ ذات پاک ہے جو زندہ ہے اُسے کبھی موت نہیں آئے گی) لہٰذا میں بھی جنازہ دیکھ کر یہی کہا کرتا تھا، یہ کلِمہ (کہنے) کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بَخش دیا (اِحیاءُ العُلوم ج ۵ ص ٢٦٦ مُلَخّصاً) ❁ جنازے میں رضائے الٰہی، فرض کی ادائیگی، میِّت اور اس کے عزیزوں کی دلجوئی وغیرہ اچھّی اچھّی نیّتوں سے شرکت کرنی

چاہیے ❁ جنازے کے ساتھ جاتے ہوئے اپنے انجام کے بارے میں سوچتے رہیے کہ جس طرح آج اِسے لے چلے ہیں، اسی طرح ایک دن مجھے بھی لے جایا جائے گا، جس طرح اِسے منوں مِٹّی تلے دفن کیا جانے والا ہے، اسی طرح میری بھی تدفین عمل میں لائی جائی گی۔ اِس طرح غور وفکر کرنا عبادت اور کارِثواب ہے ❁ **جنازے کو کندھا دینا کارِثواب ہے**، سیّدُ المُرسَلِین، جنابِ رَحمۃٌ لِّلعٰلمِین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا سعد بن مُعاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا جنازہ اٹھایا تھا(الطبقاتُ الکُبرٰی لابن سعد ج۳ ص۳۲۹، اَلبِنایہ ج۳ ص۵۱۷ مُلَخَّصاً) ❁ حدیثِ پاک میں ہے: ''جو جنازہ لے کر چالیس قدم چلے اُسکے **چالیس کبیرہ گناہ** مٹا دیئے جائیں گے۔'' نیز حدیث شریف میں ہے: ''جو جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کی حَتْمی (یعنی مُستَقِل) مغفِرت فرما دے گا'' (جوھرہ ص۱۳۹، دُرِّمُختار ج۳ ص۱۵۸۔۱۵۹، بہارِشریعت ج۱ص۸۲۳) ❁ سنّت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے۔ پوری سنّت یہ ہے کہ پہلے سیدھے سِرہانے کندھا دے پھر سیدھی پائنتی (یعنی سیدھے پاؤں کی طرف) پھر اُلٹے سِرہانے پھر اُلٹی پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کُل چالیس قدم ہوئے۔(عالمگیری ج۱ ص۱۶۲، بہارِشریعت ج۱ص۸۲۲) بعض لوگ جنازے کے جُلوس میں اِعلان کرتے رہتے ہیں، دو دو قدم چلو! ان کو چاہئے کہ اس طرح اِعلان کیا کریں: ''**دس دس قدم چلو**'' ❁ جنازے کو کندھا دیتے وَقْت جان بوجھ کر ایذا دینے والے انداز میں لوگوں کو دَھکّے دینا

جیسا کہ بعض لوگ کسی شخصیّت کے جنازے میں کرتے ہیں یہ ناجائز و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے ❁ چھوٹے بچّے کا جنازہ اگر ایک شخص ہاتھ پر اُٹھا کر لے چلے تو حَرَج نہیں اور یکے بعد دیگرے لوگ ہاتھوں میں لیتے رہیں (عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۲) عورتوں کو (بچّہ ہو یا بڑا کسی کے بھی) جنازے کے ساتھ جانا ناجائز و ممنوع ہے (بہارِ شریعت ج۱ ص ۸۲۳، دُرِّمُختار ج ۳ ص ۱۶۲) ❁ شوہر اپنی بیوی کے جنازے کو کندھا بھی دے سکتا ہے، قَبْر میں بھی اُتار سکتا ہے اور مُنہ بھی دیکھ سکتا ہے۔ صِرْف غُسْل دینے اور بِلا حائل بدن کو چھونے کی مُمانَعَت ہے (بہارِ شریعت ج۱ ص ۸۱۲، ۸۱۳) ❁ جنازے کے ساتھ بُلند آواز سے کلمۂ طیّبہ یا کلمۂ شہادت یا حمد و نعت وغیرہ پڑھنا جائز ہے۔ (دیکھئے: فتاویٰ رضویہ جلد 9 صَفْحہ 139 تا 158)

جنازہ آگے آگے کہہ رہا ہے اے جہاں والو!

مِرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنما میں ہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) 312 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' حصہ 16 اور (۲) 120 صَفْحات کی کتاب ''سنّتیں اور آداب'' ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃُ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذریعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّتُ الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب



١٤ رجب المرجب ١٤٣٥ھ

14-05-2014

ماٰخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرانِ مجید	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	ابن عساکر	دار الفکر بیروت
بخاری	دار الکتب العلمیۃ بیروت	عمدۃ القاری	دار الفکر بیروت
مسلم	دار ابن حزم بیروت	مرقاۃ المفاتیح	دار الفکر بیروت
ابوداود	دار احیاء التراث العربی بیروت	الزواجر عن اقتراف الکبائر	دار المعرفۃ بیروت
ترمذی	دار الفکر بیروت	احیاء العلوم	دار صادر بیروت
نسائی	دار الکتب العلمیۃ بیروت	شرح الصدور	مرکز اہلسنت برکات رضا الہند
ابن ماجہ	دار المعرفۃ بیروت	اھوال القبور	دار الغد الجدید مصر
مسند امام احمد	دار الفکر بیروت	اتحاف السادۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
معجم صغیر	دار الکتب العلمیۃ بیروت	کتاب الکبائر	پشاور
مسند ابو یعلی	دار الکتب العلمیۃ بیروت	درِّ مختار	دار المعرفۃ بیروت
مسند بزار	مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ منورہ	جوہرہ	باب المدینہ کراچی
سنن کبرٰی	دار الکتب العلمیۃ بیروت	عالمگیری	دار الفکر بیروت
الفردوس بماثور الخطاب	دار الکتب العلمیۃ بیروت	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
مجمع الزوائد	دار الفکر بیروت	بہار شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
طبقات کبرٰی	دار الکتب العلمیۃ بیروت	تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ	کشمیر انٹرنیشنل پبلشرز مرکز الاولیاء لاہور
حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیۃ بیروت	شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جولوگ اپنی مجلس سے اللہ کے ذِکر اور نبی پر دُرُود شریف پڑھے بغیر اُٹھ گئے تو وہ بدبُودار مُردار سے اُٹھے۔ (شعب الایمان)

فہرس

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

غیر محتاط زبان والے کی قیامت میں پانچ جگہ پریشانی

منقول ہے کہ ہر ہنسی مزاح (یعنی مذاق) یا لَغْو بات (یعنی فُضُول بات) پر بندے کو (میدانِ قیامت میں) پانچ مقامات پر جھڑکنے اور وضاحت طلب کرنے کی خاطر روکا جائے گا:

﴿۱﴾ تُو نے بات کیوں کی تھی؟ کیا اس میں تیرا کوئی فائدہ تھا؟

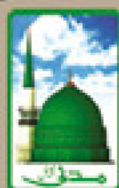
﴿۲﴾ تُو نے جو بات کی تھی کیا اس سے تجھے کوئی نَفْع حاصل ہوا؟

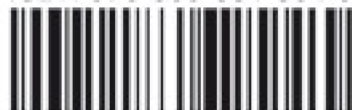
﴿۳﴾ اگر تُو وہ بات نہ کرتا تو کیا تجھے کوئی نُقصان اٹھانا پڑتا؟

﴿۴﴾ تُو خاموش کیوں نہ رہتا کہ انجام سے محفوظ رہتا؟

﴿۵﴾ تُو نے اس کی جگہ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ کر اَجْر و ثواب کیوں حاصل نہ کیا؟

(قوتُ القلوب جلد اوّل ص ٤٦٨ مکتبة المدینه)




ISBN 978-969-631-364-9
0109744



MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net